بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سنایا خان نے یہ ناول (باہمت) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔
اس ناول (باہمت) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

لیفٹینٹ کرنل آصف روم میں آتے ہیں تمام آفیسر ز ان کے احترام میں کھڑے ہو جاتے ہیں ان کے بیٹھتے ہی سب دوبارہ بیٹھ جاتے ہیں آفیسر ز "جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اس وقت ہمارا ملک کن حالت سے گزر رہا ہے دشمن تاک میں ہے کہ کسی طرح اس پاک سرزمین پر اپنے ناپاک قدم جمائے لیکن میں جانتا ہوں آپ جیسے نڈر اور جانباز وطن کے بیٹوں کے ہوتے اس سرزمین پر قدم تو کیا کوئی نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا ہمارے ملک کی فورسز اتھارٹی کی کارکردگی جتنی شاندار رہے اس سے کئی گنا زیادہ مضبوط ان کے ارادے اور ایمان ہیں کوئی ان کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔۔۔ آفیسر ز آج میں بہت خوش ہوں اور وجہ آپ سب بہت اچھے سے جانتے ہیں۔۔"

تمام آفیسر ز کیپٹن سعد کی طرف فخر سے دیکھتے اور یک زبان کہتے ہیں

"یس سر۔۔"

"تو آفیسر ز جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں پندرہ دن پہلے کی صبح جب دشمن کا جہاز ہماری سرحد کراس کر رہا تھا کیپٹن سعد نے فوراً سے بھی پہلے اس کی کاروائی کو ناکام بنایا اور اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر اس مشن کو کمپلیٹ کیا لیکن اس سب میں ان کا اپنا جہاز بھی کنٹرول چھوڑ چکا تھا جسے بہت مشکل سے جنگل کی طرف کرنے میں ہمارے ہونہار کیپٹن کامیاب ہو گئے تھے لیکن خود کو زخمی ہونے سے نا بچا سکے الحمدللہ آج وہ ہمارے

ساتھ صحت یاب موجود ہیں میں سلام پیش کرتا ہوں آپ جیسے جانبازوں کی ماؤں کو جنھوں نے اپنے لخت جگروں کو وطن عزیز کے لئے پیش کیا اور آج انھی جانبازوں میں سے ایک کو تمغہ جرآت سے نوازہ جائے گا ویل ڈن مائی بوائے ویل ڈن۔۔"

کرنل کے جانے کے بعد سب سعد کو مبارک باد دیتے ہیں نیوز پر ہر چینل پر کیپٹن سعد کی جرات کو سراہا جاتا ہے۔۔

اسی خوشی میں سعد سب گھر والوں کو باہر کھانا کھلانے لاتا ہے جہاں انھی آنکھوں کا سامنا کرتا ہے جن سے پندرہ دن پہلے اس کا ٹکراؤ ہوا تھا۔

ایمبولینس ہاسپٹل کے پاس رکتے ہی اسٹریچر پر اسے لٹایا جاتا ہے جہاں اس کا بے جان وجود بے ہوش پڑا ہوتا ہے۔۔ کیپٹن ریحان ڈاکٹر سے کہتے ہیں

"پلیز چیک ہیم۔۔۔"

ڈاکٹر آصف روم سے باہر ریسیپشن کے پاس جہاں ریحان پہلے سے ٹہل رہا ہوتا ہے آ کر کہتے ہیں "کیپٹن خون کافی بہ چکا ہے فوراہی بلڈ کا انتظام کریں ان کا بلڈ گروپ o negative ہے اس وقت یہاں ہے بھی نہیں۔۔۔"

مناہل جو کافی دیر سے ریسیپشن پر بیٹھی یہ سب دیکھ رہی ہوتی ہے وطن اور وطن کے رکھوالوں کے لئے محبت اور عزت جو اس کے اندر ہمیشہ سے تھی اسی کی وجہ سے ایک دم کہتی ہے۔۔۔

"سر میرا بلڈ گروپ او نیگیٹو ہے آپ میرا بلڈ لے لیں۔۔"

ڈاکٹر:"اوہ مس مناہل ڈیٹس گریٹ جلدی آئیں"

مناہل بلڈ دے کر باہر آتی ہے تو ریحان اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

مناہل:"شکریہ کی ضرورت نہیں یہ میرا فرض تھا۔۔۔" کہتی اپنی جگہ چلی جاتی ہے۔

سعد کو ہوش جب آتا ہے تو ریحان پاس ہی ہوتا ہے اسے مبارک باد دیتے ساتھ بتاتا ہے کہ آج اسکی جان ایک لڑکی کی وجہ سے بچی ہے اس کی رگوں میں دوڑنے والا خون ایک لڑکی کا ہے۔۔ سعد جو لڑکیوں کو بس ایک کمزور وجود سمجھتا آیا تھا اس کے لئے یہ ناقابل یقین بات تھی جو ریحان بہت اچھے سے جانتا تھا اسی لئے اس کا فق ہوتا چہرہ دیکھتے بتاتے اپنی ہنسی نہیں روک پاتا اتنے میں ڈاکٹر آجاتے ہیں اور سعد کا چیک اپ کرتے ہیں اور اسے اس کے کامیاب مشن اور نئی زندگی کی مبارک باد دیتے ہیں ۔۔ ریحان بولنا شروع کر دیتا ہے

"یس ڈاکٹر میں سعد کو یہی بتا رہا تھا کہ آج اس کی جان بچانے والی ایک لڑکی ہے۔۔۔"

New Era Magazine

ڈاکٹر آصف:"ہاہاہا کیپٹن ہے تو واقعی لڑکی پر عام لڑکیوں سے بلکل مختلف میں نے آج تک ایسی باہمت لڑکی نہیں دیکھی جو آج کے اس دور میں باپردہ ہوتے ہوئے اپنے گھر کی ساری زمہ داری لے کر چل رہی ہیں مجھے میری وائف ڈاکٹر رائعہ نے بتایا کہ ان کے فادر پیرالسز ہیں جب سے اپنی پڑھائی چھوڑ کے گھر کی زمہ داری خود سنبھال لی ---"

"ڈاکٹر کیا میں ان سے مل سکتا ہوں---" کچھ سوچتے ہوئے سعد کہتا ہے--

"جی میں بلا دیتا ہوں---" انٹر کام کر کے مناہل کو سعد کے روم میں بلاتے ہیں -- مناہل آ گے---

"جی ڈاکٹر آپ نے بلایا---"

"یس مس مناہل کیپٹن سعد آپ سے مل کر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتے تھے---"

سعد مستقل اسے دیکھ رہا تھا جس نے ایک نظر اٹھا کر کسی کی طرف نہیں دیکھا جو نظروں کا زاویہ دوسری طرف کر کے بات کر رہی تھی--

مناہل وہ بات کہہ جاتی ہے جس کا وہاں موجود کسی نے تصور بھی نا کیا ہو گا--

"ڈاکٹر اس کی ضرورت نہیں ہے میں نے صرف اپنے ملک کے لئے یہ کیا ہے یہ سب ہمارے لئے اپنی زندگیوں کی پرواہ کئے بغیر دن رات ایک کرتے ہیں تو میرا بلڈ دے

دینا یہ کوئی بہت بڑی بات نہیں ہے اس لئے کسی کو بھی میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ زندگی اللہ کی دی ہوئی ہے اسی ذات بابرکت کا شکریہ ادا کرنا ہی سب کچھ ہے خیر ڈاکٹر وہ۔۔۔"ریحان ایک دم بولتا ہے۔۔

"ائم سوری درمیان میں بات کاٹ رہا ہوں ڈاکٹر کیا آپ کسی کی ڈیوٹی دو، تین گھنٹے کے لئے سعد کے روم میں لگا سکتے ہیں مجھے فورا جانا ہو گا۔۔۔۔"

ڈاکٹر کہتے ہیں۔۔

"اوہ! ہمم تو مس مناہل آپ کچھ کہہ رہی تھیں۔۔۔"

مناہل:"یس ڈاکٹر وہ میم رابعہ جا چکی ہیں وہ کہہ کر گئیں تھیں جانے سے پہلے آپ کو انفارم کر کے جاؤں میری ڈیوٹی ختم ہو گئی ہے کیا میں جا سکتی ہوں۔۔؟؟؟"

ڈاکٹر کچھ سوچتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

"ہمم ایکچلی۔۔ مس مناہل اس وقت کوئی بھی فری نہیں ہے جنھیں میں کیپٹن کی زمہ داری دوں کیا آپ کچھ مینج کر سکتی ہیں۔۔ پلیز آئی ریکویسٹ یو۔۔۔"

مناہل اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیتے کہتی ہے

"اوکے ڈاکٹر میں کوچنگ میں انفارم کر کے آپ سے ملتی ہوں آپ مجھے ترتیب سمجھا دیں۔۔"

ڈاکٹر اوکے کہتے جانے کے لئے مڑتے ہیں۔ ریحان کچھ سوچتے ہوئے کہتا ہے

"پر ڈاکٹر وہ ایک ریسیپشنیسٹ ہیں وہ کیسے دیکھ سکتی ہیں۔۔۔؟؟"

ڈاکٹر: "ہاہا۔۔۔ کیپٹن میں آپ کا ڈر سمجھ رہا ہوں پر ڈونٹ وری وہ میڈیکل کی اسٹوڈینٹ تھی لاسٹ ائیر ہی انھیں اپنی پڑھائی چھوڑنی پڑی تھی اور ایک بہت ہی ہونہار طالبہ تھیں اس لئے میری وائف انھیں اکثر اپنے ساتھ رکھتی ہیں وہ کہنے کو یہاں ریسیپشنیسٹ ہیں لیکن ہمارے پیچھے پورا ہاسپٹل بہت اچھے سے لے کر چلتی ہیں ۔۔ائی ہوپ آپ سمجھ گئے ہیں۔۔"

سعد ریحان کو پریشان دیکھ کر کہتا ہے

"یار تو جا اپنا کام دیکھ کچھ نہیں ہو گا پریشان مت ہو۔۔ اب میں ویسے بھی کافی بہتر محسوس کر رہا ہوں۔۔"

مناہل ڈاکٹر سے مل کر سعد کے روم میں آتی ہے اور سعد کو کہتی ہے

"آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دیجئے گا میں یہیں صوفے پر بیٹھی ہوں۔۔"

سعد کہتا ہے

"جی ٹھیک ہے ویسے آپ چلی جاتیں ایسا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔"

مناہل کوئی جواب نہیں دیتی خاموشی سے بیگ سے بکس نکال کر پڑھنے لگتی ہے۔

سعد کو اپنے کام کسی سے کروانا پہلے ہی پسند نہیں تھا اور ایک لڑکی کی مدد لینا تو وہ بلکل گورا نہیں کرتا تھا اسے رہ رہ کر ریحان پر غصہ آرہا تھا جسے ناجانے کیا کام آگیا تھا ۔۔دونوں کے درمیان نا کوئی بات ہوئی نا سعد نے کوئی کام اس کو کہا لیکن ان چند گھنٹوں میں ایک بات ضرور ہوئی کہ کیپٹن سعد ان دو آنکھوں میں کھو گئے تھے وہ جتنا نظر ہٹاتا بار بار نظر اسی طرف جاتی بس اس صورتحال سے نکلنے کا ایک ہی طریقہ تھا آنکھیں بند کر لینا سو۔۔ آنکھ بند کر کے لیٹ گیا اور تھوڑی ہی دیر میں دواؤں کی وجہ سے وہ سوچکا تھا رات کے جس پہر اس کی آنکھ کھلی تو نظر سیدھی سامنے صوفے پر گئی لیکن وہاں مناہل نہیں تھی اس نے نظر ادھر ادھر گھمائی تو اسے بہن اس کے ماں بابا اور ریحان نظر آئے سب نے اس کی طبیعت پوچھی اسکے ماں بابا نے پیار کیا لیکن اس کی نظریں تو کسی کی تلاش میں تھیں اور یہ ریحان سے چھپا نا رہا بچپن کے دوست تھے ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جانتے تھے ناجانے سعد کی آنکھوں میں اسے کیا دکھا تھا اس لئے قریب آکر کہتا ہے "بیٹا جسے تو ڈھونڈ رہا ہے وہ جا چکی ہے۔۔۔" یہ کہتے ساتھ ہی پیچھے ہو گیا جانتا تھا سعد کسی بات کی پرواہ کئے بغیر اسکا منہ سجھا دے گا دور جا کے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ اسے اشارہ کیا سعد نے اسے گھوری سے نوازا ۔۔۔ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کے گھر آنے کے بعد بھی دو آنکھیں اب بھی اس کے

ذہن میں تھیں لیکن جس فیلڈ سے وہ تعلق رکھتا تھا اس کا تقاضا یہ تھا کہ وہ ہر طرح کی سچویشن میں خود کو کنٹرول رکھ سکے

سارہ:"بھائی تھینکس آج تو مزہ آ گیا کیا ٹریٹ دی آپ نے۔۔۔۔ہیں نا دادو۔۔۔"

مسز الیاس (سعد کی امی) کہتی ہیں

"آپ سب نے آواز سنی۔۔۔۔؟؟"

الیاس صاحب:"ہاں کسی لڑکی کی آواز ہے۔۔"

"بچاؤ پلیز۔۔۔" مناہل ان لڑکوں کو اپنے پیچھے لگا کر یہ ظاہر کرتی بھاگ رہی ہوتی ہے وہ ان سے ڈر رہی ہے اس لمحہ کیا کچھ اسے یاد نہیں آیا تھا۔۔۔اپنا بچپن، اپنا بھائی

"بھائی آپ کو پتہ ہے میں نا اسکول میں ہر ایک سے آگے رہتی ہوں آپ کہتے ہیں نا کبھی ڈر کو پاس نہیں آنے دینا چاہیے۔۔ہمت سے کام لیں تو جیت آپ کی ہوتی ہے۔۔اور آپ کو پتہ ہے میری ٹیچرز بھی مجھے بہت سپورٹ کرتی ہیں۔۔۔" مناہل 4 کلاس میں تھی اس کا بڑا بھائی عمیر میٹرک میں تھا صبا ابھی ایک سال کی تھی

۔۔۔مناہل اپنے اسکول میں اسپورٹس کمپیٹیشن کے لئے بھائی کے ساتھ گراؤنڈ میں

پریکٹس کے لئے آئی تھی۔۔ تبھی وہاں امیر ماں باپ کی بگڑی ہوئی اولادیں آتی ہیں اور مناہل سے بدتمیزی کرتے ہیں یہ ایک غیرت مند بھائی سے گوارا ہونا تھا ان لڑکوں اور عمیر میں ہاتھا پائی ہوتی ہے عمیر مناہل کو کہتا ہے۔۔۔

"تم بھاگ جاؤ گڑیا یہاں سے۔۔رکنا نہیں کہیں سیدھا گھر جاؤ اور ایک بات یاد رکھنا تمھیں ایک باہمت لڑکی بننا ہے جو اپنے ساتھ دوسروں کے لئے بھی فائٹ کر سکے۔۔۔جاؤ جلدی۔۔۔"

مناہل روتی روتی وہاں سے بھاگتی ہے اسے خود کو بچانا تھا بھائی کی بات ماننی تھی اس کا بھائی ہمیشہ اس کے لئے ہیرو تھا رول ماڈل تھا وہ ہمیشہ اسے فالو کرتی تھی۔۔

دوسری طرف ایک بھائی جو اپنی بہن کی حفاظت کے لئے اپنی جان کی بازی ہار جاتا ہے۔۔۔اور وہ لڑکے عمیر کو مار کے بھاگ جاتے ہیں۔۔۔۔

ہمارے معاشرے کا المیہ ہے کمزور کا ساتھ کوئی نہیں دیتا یہی ہوا عمیر کے ساتھ بھی کوئی آگے نا آیا اور ایک بیٹا ایک بھائی اپنی زندگی کی بازی ہار گیا لیکن وہ اپنی انا بچا گیا اور وہ پرسکون نیند سو گیا۔۔۔۔۔

عمیر تو چلا گیا تھا لیکن مناہل کا وہ چنچل پن اس کی ہنسی، اس کا بچپن سب ساتھ لے گیا تھا۔۔ عمیر کی موت نے مناہل کو وقت سے پہلے بڑا کر دیا تھا اور صبا کی ہر ذمہ داری

New Era Magazine

اپنے ذمہ لے لی ساتھ ہی ایک مارشل آرٹ اکیڈمی میں ایڈمیشن لیا اور وہاں کی ٹاپر اسٹوڈینٹ بنی ایک مضبوط باہمت لڑکی جو اس کے بھائی نے اسے کہا تھا اس نے کر دکھایا۔۔۔۔۔۔

ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتی دوبارہ حال میں آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کہاں جائے گی بھاگ کر۔۔۔"ان لڑکوں میں سے ایک کہتا ہے۔۔اور مناہل جو ان پر باور کرانا چاہ رہی تھی اس میں کامیاب رہی تھی

(بھاگتے ہوئے سعد کی گاڑی سے ٹکرا جاتی ہے)

"اوہ شٹ۔۔۔"گاڑی سے باہر نکل کر ان لڑکوں کو پکڑنے جاتا ہے کہ سارہ آواز دیتی ہے

"بھائی یہ بے ہوش ہو رہی ہیں انھیں ہاسپٹل لے جانا ہو گا" مسز الیاس کہتی ہیں

"نا جانے کون لڑکی ہے کہاں رہتی ہے اس کے ماں باپ کتنا پریشان ہو رہے ہوں گے ۔۔"

سارہ ماں کو دیکھ کر کہتی ہے

"ماما یہ سب ہم بعد میں سوچ لیں گے پہلے انھیں اٹھائیں بھائی پلیز میری مدد کریں ۔۔۔"

سعد حیران ہو کر کہتا ہے

"کیا میں پاگل ہو ماما کے ساتھ مل کے سہارہ دے لو یار۔۔۔"

الیاس صاحب:"کیا مطلب کیسے !!!اٹھاؤ اسے اور گاڑی میں لیٹاؤ جلدی۔۔"

"لیکن بابا۔۔۔(الیاس صاحب کی گھوری دیکھتے ہی)اوکے "ہٹیں مناہل کو بانہوں میں اٹھاتے ہوئے مناہل کی بند ہوتی آنکھیں ایک بار اس کی آنکھوں سے ٹکرائیں بس ایک لمحہ لگا ان آنکھوں کو پہچاننے میں اور جلدی سے اٹھا کر بیک سیٹ پر لٹا کے سارہ کو اس کے پاس بیٹھنے کی ہدایت دیتا اپنی سیٹ سنبھالتا ہے۔

ہاسپٹل میں ریسیپشن پر بیٹھا لڑکا اسٹریچر پر پڑی لڑکی کو دیکھ کر کہتا ہے

"یہ تو مس مناہل ہیں کیا ہوا انھیں۔۔؟؟"

الیاس صاحب اسے کہتے ہیں

"پہلے آپ ان کا چیک اپ کروا دیں یہ جب ہمیں ملیں تو بے ہوش تھیں۔"

"اوہ، میں ابھی ڈاکٹر راکعہ کو بلاتا ہوں آپ انھیں یہاں روم میں لے آئیں۔۔۔"لڑکا یہ کہتا چلا جاتا ہے

ڈاکٹر راکعہ کہتی ہیں (چیک اپ کر کے نرس سے ڈرپ لگانے کا کہہ کر باہر آتی ہیں)

"آپ سب کون ہیں اور مناہل آپ کو کہاں ملیں۔؟؟"سعد انھیں بتاتا ہے

New Era Magazine

"میں ائیر فورس آفیسر سعد ہوں ڈاکٹر آصف جانتے ہیں مجھے اور یہ میری فیملی ہے ہم کھانا کھا کر آرہے تھے کہ سامنے سے یہ محترمہ بھاگتی ہوئی گاڑی سے ٹکرا گئیں... ویسے کیا ہوا ہے انھیں سب ٹھیک ہے۔۔۔؟؟"

"اوہ۔۔دراصل یہ ہمارے ہاسپٹل میں ریسیپشن پر ہوتی ہیں۔۔اسی لئے میں پریشان ہو گئے تھی ویسے گھبرانے کی بات نہیں ہے بی پی لو ہونے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئیں تھیں جلدی ہوش آجائے گا۔۔۔"

سعد مسز الیاس کو متوجہ کر کے کہتا ہے۔۔۔

"ماما کیا اب ہم چلیں۔۔۔"

مسز الیاس بیٹے کو حیرانگی سے دیکھتے کہتی ہیں۔۔

"کیا پاگل ہو گئے ہو۔۔ابھی اس لڑکی کو ہوش آجائے اسے اس کے گھر چھوڑ کر چلتے ہیں پھر۔۔"وہ سعد کو تنبیہ کرتی ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہوتی ہیں

"ویسے ڈاکٹر کب تک ہوش آجائے گا۔۔؟؟"

ڈاکٹر بتاتی ہیں۔

"بس 10,15 منٹ میں آجائے گا۔"

نرس ڈاکٹر پیشینٹ کو ہوش آ گیا ہے

مسز الیاس:" آپ سب رکیں میں آتی ہوں"

سارہ:"ماما میں بھی آ رہی ہوں"

مسز الیاس:"بیٹا کیا نام ہے آپ کا؟"

مناہل:" آپ کون۔"

سارہ:"ہماری گاڑی سے آپ ٹکرا گئیں تھیں تو ہم آپ کو ہاسپٹل لے آئے۔"

مناہل:"اوہ بہت شکریہ آپ سب کا"

مسز الیاس:" آپ نے بتایا نہیں بیٹا کیا نام ہے آپکا۔؟؟"

مناہل:"سوری آنٹی۔میرا نام مناہل ضیاء الرحمن ہے۔"

سارہ:"کیا بتایا آپ نے۔۔۔مناہل ضیاء الرحمن اوہ میمم آپ کتنا ڈھونڈھا میں نے آپ کو آپ نے پہچانا مجھے۔۔۔"

مناہل:"مسکراتے ہوئے نہیں ابھی تو یاد نہیں آرہا پر کیا آپ مجھے جانتی ہیں۔؟؟"

سارہ:"میم میں سارہ الیاس پچھلے سال آپ میری کوچنگ ٹیچر تھیں اور میں پڑھائی کو لے کر بہت ڈسٹرب تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کروں ہر کوئی یہی کہتا نہیں کر سکتیں چھوڑ دو بہت مشکل سبجیکٹ لے لیا ہے یہاں تک کے گھر میں بھی کوئی ساتھ دینے

New Era Magazine

کے لئے تیار نہیں تھا اس وقت آپ نے مجھے سمجھایا کوئی کام ایسا نہیں ہے جو نہیں کیا جا سکتا بس اپنے اندر کا ڈر مٹا دو اسے مات دے دو تو جیت تمھارے قدم چومے گی اور یاد رکھو اس دنیا میں آپ اکیلے آئے ہو اور اکیلے ہی جانا ہے یہ رشتے ہماری ضرورت ہیں ہم اکیلے رہ بھی نہیں سکتے لیکن ہمیں پرے کے پورے ان پر ڈیپینڈیڈ نہیں ہونا چاہیئے زندگی کا کیا پتا کب کون ساتھ چھوڑ دے تو بس اپنی منزل خود تلاش کرو دوسروں کا سہارا لینا چھوڑ دو آپ جانتی ہیں آپ کے ان الفاظوں نے مجھے ایسی ہمت دی کہ میں نے فرسٹ ائیر فرسٹ ڈویژن سے کلئیر کی۔۔۔"

مناہل: "بہت مبارک ہو۔۔۔ویسے اس میں میرا کوئی کمال نہیں آپ ایک قابل اسٹوڈینٹ ہو آپ کے اندر چھوٹا سا ڈر تھا جو دور کرنے کے اللہ نے مجھ سے یہ سب کہلوایا اصل کریڈٹ آپ کو ہی جاتا ہے کیونکہ محنت تو آپ کی اپنی تھی نا۔۔"

ڈاکٹر رائعہ: "آتی ہیں اور کہتی ہیں مناہل اب کیسی ہیں آپ۔۔؟؟"

مناہل: "میں اب ٹھیک ہوں مجھے گھر جانا ہے ڈاکٹر یہ ڈرپ پلیز نکال دیں سب پریشان ہو رہے ہوں گے۔"

ڈاکٹر: "صبر لڑکی میں نے آپ کے فادر کو فون کر کے بتا دیا ہے پریشان مت ہو ۔۔۔۔"

اتنے میں سعد دروازہ نوک کر ک اندر آنے کا پوچھتا ہے۔۔

مناہل فوراً دوسرے ہاتھ سے دوپٹہ سیٹ کر کے نقاب کرتی ہے جس میں ڈاکٹر راعِعہ اس کی ہیلپ کرتی ہیں۔۔

سعد اندر آتے ہی برس پڑتا ہے

"آپ کو عقل نام کی چیز ہے یا نہیں جب اپنی سیفٹی کر نہیں سکتیں تو اتنی رات میں ایسے علاقے میں اکیلی کرنے کیا گئیں تھیں آپ۔۔۔" ارد گرد سے بے خبر بس بولے جاتا ہے اسے ہوش مسز الیاس کی آواز پر آتا ہے۔۔

مسز الیاس: "کیا ہو گیا ہے بیٹا کیوں اس قدر غصہ کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟"

سعد: "سوری میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ کسی بھی لڑکی کو اتنی رات میں اکیلے تو کم سے کم کہیں نہیں جانا چاہئے اپنی نا سہی اپنے گھر والوں کی فکر تو ہونی چاہیے۔۔۔"

مناہل: "دیکھئے میں صرف دو باتیں کہوں گی پہلی بات یہ کہ آپ کی بات غلط نہیں ہے لیکن آپ کا مجھ سے ایسا کوئی تعلق نہیں ہے جس کی بنیاد پر آپ مجھے اس قدر باتیں سنائیں گے اور میں سنتی رہوں گی اور دوسری بات میری فکر کرنے کی آپ کو کیا کسی کو ضرورت نہیں میرے لئے میرا اللہ کافی ہے وہ مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا میں تنہا کبھی نہیں ہوتی اور نا ہی میں اس رب کی ذات کے علاوہ کسی سے ڈرتی ہوں۔۔۔ اوہ آپ

میرے روڈ پر چیخنے کی وجہ سے سمجھے ہوں کہ میں بیچاری لڑکی ان دو ٹکے کے لڑکوں سے ڈر گئی اور بے ہوش ہوئی ہوں تو ایسا کچھ نہیں ہے بے ہوش میں اپنی لاپرواہی آئی مین صبح سے کچھ نا کھانے کی وجہ سے ہوئی اور رہی چیخنے اور ڈرنے والی بات تو مجھے اپنی بہن کو ان جاہلوں سے بچا کر ان کی توجہ اپنی طرف کرنی تھی تا کہ میری بہن سیف وہاں سے چلی جائے اور آگے آ کے میں ان لفنگوں کا بھرتا بنانے کا ارادہ رکھتی تھی وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے خیر یہ سب میں آپ کو کیوں بتا رہی ہوں آپ کو میری وجہ سے جو بھی پریشانی ہوئی اس کے لئے معزرت اور میری ہیلپ کرنے کا شکریہ۔۔۔"

ساتھ ہی ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو سعد تن فن کرتا باہر چلا جاتا ہے۔۔

"میم پلیز آپ مجھے ڈسچارج کر دیں مجھے گھر جانا ہے۔"

ڈاکٹر: "او کے مناہل میں سسٹر کو کہتی ہوں آپ کی ڈرپ نکال دیں گی کچھ دنوں کی آپ کو میں خود چھٹی دے رہی ہوں کیونکہ میں جانتی ہوں آپ آرام کرنے والی نہیں ہیں نا خود چھٹی لیں گی۔۔"

مناہل ان کی بات پر ہنستی ہے اور کہتی ہے "او کے آپ کی بات کیسے ٹال سکتی ہوں۔۔"

مسز الیاس: "ٹھیک ہے بیٹا پھر ہم آپ کو گھر چھوڑ دیتے ہیں۔"

مناہل:"نہیں آنٹی آپ پریشان مت ہوئیں میں چلی جاؤں گی"

مسسز الیاس:"آنٹی بھی کہہ رہی ہو اور تکلف بھی دکھا رہی ہو آپ سارہ کی طرح ہو میرے لئے تو بیٹیوں کو ایسے اکیلے تو نہیں چھوڑا جا سکتا ہمم۔۔"

اسکے لاکھ منع کرنے پر بھی وہ نہیں مانیں۔۔

مناہل نے سوچ لیا تھا گاڑھی گلی کے کونے پر رکوا کے اتر جائے گی جانتی تھی تائی امی نے اب تک کافی تماشا لگا دیا ہو گا اور ایسے میں اگر ان لوگوں کو دیکھیں گی تو پتا نہیں کیا مطلب نکالیں اور ان سب کو باتیں سنائیں وہ خود پر احسان کرنے والوں کی ذلت تو کبھی نہیں ہونے دے سکتی تھی اسی لئے اس نے ایسا ہی کیا گلی کے کونے پر اس نے گاڑی روکنے کا کہا تو مسز الیاس نے پوچھا۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے۔۔؟؟"

مناہل:"جی آنٹی میرا گھر یہ سامنے ہے میں چلی جاؤں گی اب۔۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔"

زین العابدین صاحب:(دادا جی)"بیٹا جی ہم آپ کو یہاں ایسے چھوڑ کے کیسے چلے جائیں آپ کے بڑوں سے مل کر انھیں صورتحال سمجھا دیں پہلے پھر چلے جائیں گے

۔۔ہاں اگر آپ ہمیں چائے پلانے سے بھاگنے کے لئے ایسا کہہ رہی ہیں تو آپ بھلے ہمیں چائے نہیں پلائے گا۔۔۔"

دادا کی بات پر جہاں سب کو ہنسی آئی مناہل بھی ہنسنے لگی۔

سعد نے بیک ویو مرر سے دیکھا ہنسنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں اور بھی دلکش لگ رہی تھیں لیکن سب کے ساتھ ہونے کے احساس کی وجہ سے فورا نظروں کا زاویہ بدل لیتا ہے۔

مناہل:"نہیں نہیں انکل۔۔۔"

دادا:"کیا کہا،پتر جی میں انکل نہیں سارہ اور سعد کا دادا ہوں تو بھی مجھے دادا ہی بول ۔۔۔"

مناہل:"مسکراتے ہوئے جی تو وہ انکل اوہ نہیں سوری۔۔۔دادا جی ایسی بات نہیں ہے میں چائے کیا ناشتہ،کھانا سب کھلانے کے لئے تیار ہوں پر پلیز ابھی آپ مجھے یہاں چھوڑ دیں۔۔"

دادا:"نہیں پتر ضد نا کر۔۔اوبھائی گاڑی چلا گدھا گاڑی نا چلا۔۔۔"گھر میں سب لاونج میں ہی موجود تھے مناہل نے دروازہ بجایا۔ہارون نے دروازے کھولا اور مناہل کو سامنے دیکھ کر حیران ہوتے ہوئے پیچھے ہوا۔۔

New Era Magazine

☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

نوٹ

باہمت از سنایا خان پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine